



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ پر جو مختصر مندرجی نے لکھی پھر اس میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات ہیں تو جن احادیث پر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت اختیار کیا پھر اسی طرح مندرجی اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے تو کیا اس سکوت (سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان آئمہ کی خاموشی تحقیق کرنے والے کے لیے باعث اطمینان بن سکے ان احادیث کے بارے میں یا کم از کم ان احادیث کو حسن کہا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ (فتاویٰ الدینہ: 47)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

بعض تحقیق کرنے والے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ حدیث حسن درجہ کی ہوتی ہے۔ لیکن تنقید ایک ایسا موضوع ہے کہ جو بحث کرنے والے کو صرف ان کی خاموشی کی وجہ سے خاموش رہنے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ حقیقتاً ثابت ہے کہ یہ تینوں آئمہ بسا اوقات حدیث کے بارے میں سکوت اختیار کرتے ہیں لیکن ناقد اس حدیث کو ضعیف کہہ دیتا ہے۔

لیکن ابتدائی بحث کرنے والا مثلاً یا جو شخص تحقیق کی متابعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے لیے بھی ہے کہ وہ خاموش رہے اور ان پر اعتماد کرے۔ ہاں مگر جب اس کے پاس احادیث پر تنقید کرنے کا ملکہ آجائے تو پھر تنقید کرے۔ لیکن شرعی تعلیمات خصوصاً حدیث کا طالب علم کتنے طالب ان لوگوں کی نسبت طاقت رکھتے ہیں کہ وہ انفرادی طور پر بحث کرے کہ جس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن کہتے ہیں اس کا نتیجہ ضعف کی صورت میں نکالتے ہیں؟ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں تو پھر جمہور کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علی حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ: 283

محدث فتویٰ